ابوطلحہ عثمان

اے اللہ تو اس کے احسان کو نہ بھلانا

ستارے تمام روشن ہیں مگر دوری ونزدیکی کی وجہ سے ہمیں کوئی کم روشن کوئی زیادہ روشن نظر آتا ہے

''اصحابی کالنجوم.'' میرے صحابہ ستاروں کی طرح زاویوں کے اختلاف سے کوئی تمہیں قریب کوئی دور نظر آتا ہے اس لیے تم سمجھتے ہو فلاں زیادہ منوّر فلاں کم ہے ورنہ جب کلمہ ''اصحابی'' میرا صاحب ''میرا صحبت یافتہ'' بول دیا۔ اب فیصلہ تو یائے متکلم نے کر دیا۔ لہٰذا جو میرا امتی ہے وہ میرے صحابی پر میری صحبت پر انگلی ہرگز نہیں اٹھائے گا۔ اور جو دل کا اندھا ہوگا اسے یائے متکلم نظر نہیں آئیگی ابوجہل نے ننھی فاطمہ پر ہاتھ اٹھایا وہ روتی ہوئی ابا حضور کے پاس آئیں۔ ارشاد نبوی ہوا بیٹا وہ سامنے ابوسفیان کے پاس چلی جاؤ۔ ابوسفیان بھی برداشت نہ کر پایا۔ سیدہ فاطمہ کو لے کر ابوجہل کی طرف چلا وہ ناہنجار اپنے ہم جنسوں میں خوش گپیاں کر رہا تھا۔ ابوسفیان نے کہا ''بیٹا مارو تھپڑ اور اپنا بدلہ لو'' اور معصوم فاطمہ کے ننھے ہاتھ نے سردار ابوجہل کی قسمت ہمیشہ کے لے کھوٹی کر دی۔ ابوجہل نے دیکھا ابوسفیان ساتھ آیا ہے وہ کچھ نہ کر سکا تلملا کر رہ گیا۔ دوسری طرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اٹھ گئے۔ '' **اللھم لاتنسا ھا لابی سفیان** '' اے اللہ ابوسفیان کا مجھ پر یہ احسان تو بھی نہ بھلانا۔ ایک طرف یہ دعا مانگی تھی '' **اللھم اعز الاسلام بعمر ابن الخطاب** '' اے اللہ عمر بن خطاب کو اسلام کی عزت بنا۔ یہ مثبت دعا تھی منظور ہوئی۔ ابن خطاب آیا اور مسجد حرم کے اندر نماز پڑھی جانے لگی۔ ابن خطاب نے سامنے والے پہاڑ پر چڑھ کر نعرہ توحید لگایا۔ پہاڑ بھی جھوم اٹھا کہنے لگا اب میرا نام تا قیامت جبل عمر ہوگا۔ آج کی دعا میں اپیل تھی یہ نہیں کہا ابوسفیان کو بھیج دے اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق دیدے بلکہ یوں کہا کہ اللہ اگر میں تیرا محبوب رسول ہوں تو میرے جگر پارہ فاطمہ کی خاطر اس نے اپنے ساتھی سردار ''قریشی سردار'' کا اعزاز نہیں دیکھا حقدار کو حق دلوایا ہے ظلم کا بدلہ دلوایا ہے۔ یا اللہ بس اب میں اور کچھ نہیں مانگتا بس یہ دیکھ لے کہ اس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ بنی عبد مناف کی شاخ بنی امیہ کے سردار ابوسفیان قبائل قریش اور اہل مکہ کے قائد تھے۔ قیادت کا عہدہ انھی کے خاندان میں تھا۔ مکہ اور قریش مکہ پر اگر کوئی دشمن حملہ کرتا یا قریش کسی کے ساتھ جنگ لڑتے تو کمانڈر ان چیف بنی عبد شمس کے سردار حرب اور ان کے بعد ان کے بیٹے سردار ابوسفیان ہوتے۔ غزوہ بدر میں تقریباً تمام روسائے قریش مکہ جن کی تعداد ستر تھی مارے گئے۔ وزیر جنگ اور سپہ سالار سردار ابوسفیان تھے۔ اگر وہ اس جنگ میں موجود ہوتے تو ان کا بچ نکلنا مشکل ہوتا لہٰذا مشیت الٰہی سے وہ تجارتی سفر پر شام روانہ ہوئے۔ واپسی ہوئی تو ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ بچ بچا کر مکہ پہنچ گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کے چچا (جو ان کے سسر بھی تھے) عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس

(قائم مقام) سپہ سالار ہوئے اور اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید سمیت مسلم شاہینوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ میں سمجھتا ہوں یہ نبوی دعا ہی تھی جس نے اسے غزوہ بدر میں غیر حاضر رکھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ لگایا تھا کہ ''**یا اللہ لاتنساھا لابی اسفیان**'' ابی سفیان کا احسان نہ بھلانا۔ اور غزوہ خندق میں یہی سردار ابوسفیان تمام قبائل کفار کے سپہ سالار تھے ایک صحابی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے بھیجا تو ساتھ ہی فرمادیا کہ صرف معلومات لے کر آنا ہے۔ کسی کو قتل نہیں کرنا۔ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے تو سفیر نبوی ابوسفیان کو نمٹا کر ہی آتے۔ مگر نبوی دعا اور مشیت الٰہی سے یہاں بھی بچاؤ ہوگیا۔ غزوہ فتح مکہ کے موقع پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دخول مکہ سے ایک دن پہلے ابوسفیان کو دیکھ لیا۔ قریب تھا کہ سیف عمر تقدیر الٰہی بن کر اس کا قصہ تمام کر دیتی مگر یہاں بھی مشیت الٰہی سے عم الرسول حضرت عباسؓ ڈھال بن کر سامنے آگئے۔ بنی ہاشم اور بنی امیہ بنی عبدشمس میں دوستی اور قرابتداریاں شروع سے چلی آرہی تھیں حضرت عباسؓ ان کے ندیم تھے۔ انھوں نے ابوسفیان کو پناہ دیدی اور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام سابقہ رنجشیں معاف فرما کر صحابیت کا تاج عطا فرمادیا۔ کئی سال قبل کے احسانات کہ جب بدقماش مشرک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتے تو آنحضور علیہ السلام اپنے گھر (بیت خدیجہ) کی بجائے سامنے والے ''دارابی سفیان'' میں پناہ لیتے۔ اور پھر ابوجہل نے ننھی فاطمہ کو تھپڑ مارا تو اس کا بدلہ بھی سردار ابوسفیان نے لے دیا تھا۔ اسی پر ابوسفیان کا مستقبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو سونپ دیا تھا **اللھم لاتنساھا لابی سفیان**. نہ نبی نے بھلایا نہ اللہ نے بھلایا حتیٰ کہ غزوہ بدر میں حاضری سے بچایا غزوہ احزاب میں مجاہد صحابی کے ہاتھ سے بچایا۔ فتح مکہ سے ایک دن پہلے سیف عمر سے بچایا اور بالآخر اعلان نبی امی نے کر دیا کہ جس ''دارابی سفیان'' میں پہلے محمد رسول اللہ پناہ لیا کرتے تھے اب میں اس دارابی سفیان کو پناہ گاہ عالم قرار دے رہا ہوں۔ جو کوئی دارابی سفیان میں داخل ہوگیا وہ امن میں آگیا۔ اللہ کا کلام ازلی ابدی ہے اسی طرح نبی کا فرمان ذیشان لازوال الیٰ یوم المیز ان ہے بیت محدود مخصوص ہوتا ہے۔ دار وسیع اور کھلا ہوتا ہے۔ بیت وہ گھر جہاں بیوی بچے ہوتے ہیں دار وہ گھر اور ڈیرہ جہاں دوست احباب، ملنے والے آسکتے ہیں۔ بیت جہاں رات گزاری جاتی ہے۔ دار جہاں دن کو معاملات انجام دیے جاتے ہیں ملنے والے اہل حاجت آتے اور مشاورت وغیرہ ہوتی ہے۔ لہٰذا صاحب جوامع الکلم کی جامعیت کلام پر غور کیجیے۔ ''دارابی سفیان'' سیدنا ابوسفیان کا ڈیرہ تا قیامت کھلا ہے۔ جو یہاں پناہ لینے آئے گا اسے پناہ ملے گی، جو کوئی جھولی پھیلائے گا اس کی جھولی بھردی جائے گی، جو کوئی اس لیے اس صحابی رسول ابن اعمام رسول کے در پر حاضری دے گا کہ امن وایمان ملے اسے اس کا مقصود ضرور ملے گا۔

صحابہ کے در پر میں کب سے کھڑا ہوں　　نگاہیں جھکا کر ادب سے کھڑا ہوں

☆......☆......☆